کو تباہ کرکے قوم میں بددلی اور کام چوری کے احساسات کو پروان چڑھائے۔ اس سے تعمیر کی توقع کرنا عبث ہے۔ ..... بھٹو کی نمایاں خصوصیت اس کی ہمہ جہتی بدعنوانی تھی۔ وہ خود بدعنوان تھا چنانچہ اس نے اپنے ساتھی بھی وہ منتخب کئے جو بدعنوان تھے۔ ..... اس نے معاشرے میں بدعنوانی کی عام فضا پیدا کی اور بدعنوانی ہی کو سیاسی حربے کے طور استعمال کیا۔" ص۔ ۳۶

آخری تین ابواب معاشی ترقی اور توازن کے نظام کے لئے ایک موزوں سیاسی قیادت کو لازم قرار دیتے ہیں۔ یہ بحث صفحہ ۱۴۲ سے ۱۷۶ تک چلی گئی ہے۔ ان ابواب کے مندرجات پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا خلاصہ بیان کرنا مشکل ہے۔ البتہ ایک دلکش اور معنی خیز جملہ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

"سیاست اگرچہ دماغ کا کھیل ہے۔ مگر بے ضمیری کا نہیں!"

اس کتاب کو میں اگر پسند کرتا ہوں یا اس پہ تعارفی سطور لکھ رہا ہوں تو اس لئے نہیں کہ میں اس کے حرف حرف پہ ایمان لے آیا ہوں۔ کئی مواقع اختلاف بھی ہیں۔ مگر اتنی بات واضح ہے کہ یہ قابل استفادہ ہے اور ہر عام پڑھے لکھے آدمی کے لئے قابل استفادہ ہے۔ اس میں آپ کے لئے آسمان پرواز بحثیں اور چٹانی الفاظ و اصطلاحات یا الجبرائی فارمولوں اور اقلیدسی گرافوں میں سے کوئی بھی بوجھ بننے والی چیز موجود نہیں ہے۔

ذکری ڈائجسٹ (نومبر ۱۹۸۰ء)
مدیر۔ محمد یوسف اصلاحی۔ مرتب، سید اختر۔
۱۱۳ صفحات۔ سادہ رنگین ٹائٹل
قیمت فی شمارہ ۳/۔ سالانہ ۲۵/۔
دفتر۔ گھیر سیف الدین خاں۔ رام پور بھارت

تجارت میں بھی صاف ستھرے ذوق کے تعمیر پسند نوجوانوں نے ڈائجسٹ دائرے میں قدم رکھا ہے۔ اس شمارے کے خاص مضامین پروفیسر برہان الدین ربانی کا انٹرویو، کہ دنیا میں اسلامی تحریک یا د سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب، حضرت علی مرتضیٰؓ، افسانوں میں "مکان کا مسئلہ" اور "مظلوم کی بددعا" وغیرہ اچھی کوششیں ہیں۔ شعر و نغمہ کا شعبہ الگ ہے، عربی سیکھیں بھی مستقل عنوان ہے، خواتین کے لئے تین چار مضامین الگ ہیں۔ یہاں کے ڈائجسٹوں کی شوخیوں کا پیمانہ تو الگ ہے۔ مگر بھارت میں کچھ نوجوانوں کا ابتدائی کام جس رنگ میں سامنے ہے وہ بڑا امید افزا ہے۔